





Dec m = 4720

چہا پ غلام محمد نور محمد



شکوہ ایس

بکھنور بارہ پتھالی

ان عبدا لہ احد ان اد

حسب فرمایش

غلام محمد نور محمد تاجران کتب مہاراج زینب کھن بازار

سرینگر کشمیر

ملک محمد عارف خاں پٹوہاں محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر نور محمد تاجران کتب نے
سرینگر کشمیر سے شائع کیا

شکوہ ابلیس

بخصوص باربتیعالی

غرض مہ آوسمنہ ہوفانی و نے بواز کو تنے زمانا

کتنی عرصہ گزرا - آج کہتا ہوں میری غرض ہے وفانی یا بغاوت نہ بھنی

ژہ بے خبریاط تبرمہ لایت کرت بہ حیداکرت بہانا

تو نے میری بھیری میں مجھ پر دار کیا دکھاڑی چلائی، ایک جگہ کیا اور بہانہ رتاش لیا

مہ آس کتھو منترہ کڈن بدل کت نکار کرنس رت نہ فرصت

مجھے ان باتوں سے کوئی اور ہی بات نکالنی تھی تو نے انکار کرنے کی بھی فرصت نہ دی

یتے خودی ہند جزا ہولعنت یہ چھا خدائی یہ کو طفانا

یہاں خودی کا صلہ لعنت ہے - یہ کوئی خدائی ہے - نہیں غضب ہے طوفان ہے

یہ جلد باری چوکا رشیطان ژہ کیاہ ونوی چوک رحیم نہ رحمان

جلد باری تو شیطان دابلیس کا کام ہے - مجھے کیا کہہ سکیں تو رحیم اور رحمان ہے

کتھن لگان لوک ذلیل کرشان لوک ژہ نے عیالہ نہ خاندانا

کوہوتے ہیں تو دوسرے ذلیل ہوتے ہیں تو پاپ لوگ - میرا نہ کوئی عیال ہے نہ خاندان

مہ چانہ شانک لحاظ ماران نہ ہمیں بوکھوران نہ ہمیں بوختاران

میں میری شان کے لحاظ سے مجبور ہوتا ہوں جس کسی سے نہ ڈرتا ہوں نہ کانچتا ہوں

بوچپوس تہ زانان ژہ چھی خدائی ژہ چھوی زمبیا تہ آسمانا

بہ خوب جانتا ہوں کہ تیرے میں خدائی ہے تیری زمین ہے اور تیرا آسمان ہے

جلال چو نوی مہ اوس احسن تل بو تراوہ ہا سب کھرن تل
میرے آنکھوں کے سامنے تیرا ہی جمال تھا۔ کیا میں اور کسی کے سامنے ستر جھکاتا

سویش کیم ہولہ چاہئے ستر تل منتہ مہ ہیو کس حکیم دانا

تیری بید روی کے میرے سونے کو پیش کی قدر بھی نہ سی نہیں تو میرا جیہ عقلمند اور دانا اکون ہے

مہ چھ خودی تہ مہ وچھ خدائی مہ سور دو ہی شان کیرائی
میں نے خودی کی بھی سمجھی تھی اور خدائی دیکھی تھی۔ میں تیری شان اور جلال کی حقیقت دریافت کر چکا ہوں

مہ چھا خبر دلوڑہ نش ہوا آسان بہ بند دلی ہند تہ امتحانا
مجھے کیا معلوم تھا کہ تیرے سامنے بند دلی کا ایک امتحان بھی دینا سوتا ہے۔

مہ اوس لوک جلال ہاون مہ اوس سوزک کمال ہاون
مجھے عشق اور جلال دکھانا مقصود تھا مجھے عویش اور ولولہ دکھانا مراد تھا

مہ اوس در دک بہار چھا وون تہ کیا زہ منتہ اوس ہن گمانا

میں عشق و محبت کی بہار کا لطف اٹھانا چاہتا تھا کیونکہ میں بھی بجائی خود کوئی سیت رکھتا تھا

بو وارہ اوس وارہ کرکھش بو پوت روانہ خوار کرکھش

میں باہل مٹھن تھا اور تونے جھکو پٹن کر دیا مجھ کو کتنا بدنام اور خوار کر دیا

کو وون بو کر تان خارہ برکھش ادہ بوز و نختس محض ازانانا

تو نے پہلے میرے وجود میں کوئی اور ہی حرارت بھردی پھر مجھ کو محض غافل سمجھنے لگا۔

تھوت مہ لک وون یہ خارہ خارا بو وارہ ٹھٹہ ہا دک بجا

تو نے میرے دل میں آگ لگا دی میں اپنے دل کے بھارات خالی کرنا چاہتا تھا

بولال است اوس نہ مارا مہ رندہ پائش لکان جوتانا

س ہونے کے باوجود میری قیمت کوڑی کی بھی نہ رہی۔ مجھے عبرت آتی ہے۔ افویش ہے

بناون اسی بن خدائی دیت مہ کر تھم تہ بیوفائی
تجھے اپنی خدائی بنائی تھی۔ مجھ پر الزام لگایا۔ کہا کہ تو نے بغاوت کی

تہ پچھ نہ کو نہ چار نش خدائی ادہ بو مشرہ راوہ مارا نا

نیرے اوپر کہیں نیری جیسی خدائی نہیں پھر میں بھی اپنی زبان کھول

تہ نش چو سوئی رتو تہ نش چو سو جان چو پچہ پٹ پٹ کر ان مان

نیرے نزدیک وہی اچھا ہے اور وہی سیک ہے جو نیرے کہنے پر حتم بہ عمل کرتا ہے اور سب کچھ مان لیتا ہے

سو کو ر ذیل پس نان تہ زمان سو کو شرف پس کو بیج نہ زانا

جو عقل اور فطن سے کام لیتا ہے وہ ر ذیل ہے جو کچھ بھی جانتا نہیں وہ شرفیاء ہے

کین تہ نیرن بو دارہ سیدہ بچم نہ زاہ تھ کر تھمنہ کینہ

میں نیرے پھروں اور برہمیوں کے مقابلے میں اپنا سینہ مان کر غلوں کی بھی غصہ نہ ایسا دل بیج ہوگا

نمن بلس کن مہ نش بی نہ تہ کرتہ امہ خوتہ لائہ تانا

لیکن اوروں کو سجدہ کرنا میری جانب سے کبھی نہیں آ سکتا۔ تو اس سے بڑھ کر مجھ پر طعن کیوں کر ہوگا۔

تکمن تہ زائن مہ آسہ مانے تہ کیاہ مہ باقی تھو پوت باہے

اگر مجھے اپنی عقل اور سمجھ نہ ہوتی تو نے میرے نباہ کرنے میں کوئی کسراٹھا رکھی تھی

اکس کتھ پچہ تیار کرو تھم توے تراناہ نوے فانا

تو نے میری ایک ہی بات پر دنیا ہی ترانہ بنایا۔ اور دنیا ہی افانہ تیار کیا۔

نہ مور تھس نہ تھنہ کرت مہون یہ مارے کا نسہ ہند تھو پوتھس

تو نے نہ مجھ کو جان سے مار ڈالا نہ میری آگ بجادی نہ ہی کسی کا رکھا تھا

بو پان پانے سبناہ مانے کوئے تھو پوتھم نہ کا تھ تھکانا

گھر میں آپ اپنی مدد کرتا تو نے کہیں میرا ٹھکانا نہ رکھا تھا

مہ کیاہ و نیو و تہ تہ کیاہ تہ لو رت شکر مہ و تہ و تہ ہر تہ
 میں نے کیا کہا تھا اور تو نے کیا سمجھا۔ میں نے شکر تیرے پیش کیا تھا تو نے نہ ہر بھیجا

اکوی سلیق و ت زانہ سز رک بنا و تھن و ط قصابے وانا

ایک ہی سبق دیکر سیدھے سادھے زمانے کو فضائی کی دکان بنادی

یہ تہو پہ ہے دشمنس کرن تی مہ کر زہ ہے پد چھو سی بو دمن

میرے ساتھ تو نے کیوں وہی برتاؤ نہ کیا جو دشمن کے ساتھ کرنا چاہتے تھا جب میں تیرا دشمن ہوں

نہ آس فتنے نہ آس تہانے نہ زہ ہے کفر کوئی شانا

نہ فتنے ہی رہتے نہ جھگڑے ہی نہ کہیں کفر کاٹ نہ ہی رہتا

لدت جہنم ہرون سو آسوی فیت نہ ہر پاکرون تہ آسوی

تو نے جہنم بنایا اور اس کو بھرنے لگا یہ فتنہ تو نے برپا کیا

مرن چو لو کن تہ مامرن چو ی نہ و نو حسابانہ و نو بیان

مرنا تو اور لوں کو ہے بچھ نہیں - بچھ کو نہ حساب دینا ہے نہ کسی کے سامنے بیان دینا ہے

مرن تہ زیون کتو بچارہ آدم تہ اندہ روزت و ہمان تہا شا

مرنے اور جینے کے لئے بیچارہ آدم ہے تو آگ رکھ کر تماٹ دیکھتا ہے

نہ زاک کانسہ نہ زو کے کانر تھا نہ چو ی قبیلا نہ خنامانا

نہ تو کسی سے جفا نہ تجھ سے کوئی جفا نہ تیرا کوئی قبیلہ ہے نہ خاندان

برت سو آکشت مہ سلیس اندر اتے مرن منر ہو کھن سمندر

میرے دل میں وہ آگ بھردی کہ وہاں لحوں میں بڑے بڑے سمندر ہو گئے جائیں گے

انے ورت پن کتہ تہ شکر بچارہ آدم چو سنجہ وانا

وٹاں پہاڑ اور سمندر جل جائیں گے - بیچارہ انسان تو سرسوں کا دانہ ہے

رہے تہ آئیں کران چوک رنگ پان چوہیں کران کران بیت
تو کیچڑ اور پانی پر رگن چڑھاتا ہے اور اسکو میرے ساتھ لڑنے کیلئے کہتا ہے

کوہیں مقابل انان زورہ چوہیں یہ کمزور شیشہ خانا
اس کمزور شیشہ محل کو زبردستی سے پہاڑ کے مقابلے میں لاکھڑا کر دیتا ہے

تہ ہیونہ کانر تھا مثل تہ مارا تہ ہیونہ کانہ لاو بال تہ ڈابل
تجھ سا کوئی جب کہ نہیں - تجھ سا کوئی بے پرواہ اور سستی نہیں

پنن مد اچوک کران کرت تھل بلیں غریبیں کران وکانا
دوسرے غریب سے بہانوں اور حیلوں سے اپنا مدعا حاصل کرتا ہے

جہنمیں منر چہہ اتر کر می قیامتیں منر چہہ اتر سختی
جہنم میں اتنی گرمی ہے - قیامت میں اتنی سختی ہے

بٹھی بٹھی رُوبہ دابہ دن دن دی چلاوت یہ کاروانا
تو نے ایسے ایسے رعب و داب کہہ کر ہمیشہ یہ کاروان چلایا

یہ گاہر بوہت چوہیں ملتیں پت دبارہ کر کر تہ گاہہ راوان
اس سہمے ہوئے انسان کو متواتر دھمکیوں سے تو اور بھی ڈراتا ہے

دلاست حوصلہ تراوت پوان سبنا لن چو ناوانا
نا تو اپن اور بزدل کو تو دلاستوں سے حوصلے دیکر سنبھال پڑتا ہے

نوی گتن وال نوی شجھہ ہت دی پوان چھی تہ پور سوزن
نئے نئے عقائد اور ریاضات نئے نئے پیغام لیک کر تجھ کو یہاں بھیجنے پڑتے ہیں

اکرمہ کسی پنن تہ ونہ یک زمانہ منکہ ناوہ پن بوانا
اگر مجھ اکیلے کو اپنا کہتا اور اس کام پر مامور کرتا، میں ساری دنیا کو تباہ کر دیتا

یہ دردِ سرِ چھوک ہو ان پائس مساکر ان چھوک تہروی مارا

نواپنے اوپر اتنا درد سہرتا ہے۔ لیکن مجھے کبھی پوہی مارا نہیں کرتا

خدا ہی است مٹھوی نہ کینہ مہ نہ چہو آخر زواہ نہ جاننا

تو خدا ہوتے ہوئے کینہ نہیں چھوڑتا آخر میں بھی جاں رکھتا ہوں

چھوئی نان پورہ پرتہ سیرکت چھوم کر ان اورہ کفر و لعنت

میں اپنی طرف سے سچی اور سیدھی بات کہتا ہوں تو ادھر سے مجھے پر کفر کا الزام اور لعنت بھیجتا ہے

یہ ماسر کو یہ کو عداوت یرھتی خدائی بوزاہ نہ مانا

یہ تو راستی نہیں نہ ہوئی یہ دشمنی ہوئی۔ کیا میں کبھی ایسی خدائی مانوں گا

گر کان چھوم منزدلس جباباہ تھوئی کر می پیدہ انقلاباہ

میرے دل میں جذبات اُبل رہے ہیں۔ کہتا ہوں کہ ایسا انقلاب پیدا کروں گا کہ

نہ روزہ پردانہ کاہنہ جباباہ نہ روزہ عرشانہ لامکانا

سب پردے اور حجاب اٹھ جائیں نہ عرشیں رہیں نہ لامکان

لوران زہ لمرت سوئے کتھو سیت لوران زہ لمرت سوئے کتھو سیت

تو باتوں ہی سے بنایا ہوا بکھڑتا ہے اور باتوں ہی سے گھڑا ہوا بناتا ہے

نہ چھے مزدورن مزدور چکا دن نہ چھوئی سجاوُن یہ کارخانا

نہ مزدوروں کو مزدوری بچھائی ہے نہ کوئی کارخانہ سجانا ہے

اتول سودا گمان بہت خوش اڈن کر تھان عیش اڈن کر تھان کھیش

تو سودا گرانے خوشی خوشی فروخت کرتا ہے بعض کوں کالا مال ہونے میں۔ کئی بیچاروں کا خون ہوتا ہے۔

نہ فکر مویح نہ مژبہ ہند غم دکان نین چھوئی کرا یہ وانا

مجھے نہ چیزوں کے اصل دم کا فکر ہے نہ فائدے کا غم۔ دکان بھی گویا کراہی کی دکان ہے

اکھاہ چو تخت بہت شہانہ جوت جواہر برت خزانہ

کوئی تخت ست ہی پر بیٹھا ہے دسرتا پا، موتی کے ہوئے ہیں خزانے بھر پور ہیں

چو بیاک فیران وانہ وانہ بنان کچھن سُم مش نہ بانا

دوسرا آوارہ بھر رہا ہے۔ اسکو کاسے گدائی بھی ملبس نہیں ہوتا

جراں اکھا سون تم چونہ جان میں نہ زاہ ان بنان شامن

کوئی اپنے لباس پر سونا چڑھاتا ہے اور گھینے نصب کرتا ہے۔ دوسرے کو شام کی روٹی نہیں ملتی

وہم ہی زیادہ پاک دان تہ نش متن کتو نہ آب دانا

جو گوشت زیادہ پاک دان میں تیرے پاس انہی کے لئے آب و دانہ نہیں

مصیبتیں منز و ہم نمی لوک تہ یاد ہر دم بمن بین چہوک

میں نے انہی لوگوں کو مصیبتوں میں مبتلا دیکھا جو ہر وقت تیری یاد کرتے ہیں

کرن تہ کیاہ ون وسیلہ ہم نے ان مزارانہ استانا

اب قبروں اور مزاروں کو اپنا وسیلہ نہ بنائیں تو بیچارے کیا کریں

تہ پیدہ کر تھن تھکت یہ دم ادہ بناوت یہ سار عالم

تو نے ان کو فخر سے پیدا کیا پھر یہ ساری دنیا سجا دی

تخدرہ عیشہ تہ آرامہ بہت تھوت سجاوت یہ ستانا

اُسی کے آرام اور عیش کی خاطر یہ باغ آرامستان کیا

دہیت کریم بندگی عبادت عطا تہ کر تھن من خلافت

تو نے سمجھا کہ یہ (انسان) میری بندگی کریگا جب ہی تو اسکو اپنی خلافت بخشی

و وہی دیو تھک کر کن محبت ہو یہ کروں تہ زہ پوزانا

تو نے ہمیشہ ان کو محبت کرنا ہی بتایا تھا انہوں نے جو کچھ کیا۔ تبا تو ہی ہیں وہ نہیں جانتے

میں سرمایہ دار کو غریبوں کے جگر کھونٹا دیکھ رہا ہوں

مہ چاہے امیر عظمیٰ شک و شہم چوم تے مسکمان چوم تے امانا

مجھے تیزی عظمت کی قسم ہے | وہاں میں بھی رشتہ مانگتا ہوں

شہنشاہ امیرن ہندوی امیراجا کرشنھان ہوم و نیت کی کیا

تو بھی امیروں کا میوہ ہے -

امیر دیم غریب باز س دوی بینا وان و از نه وانا

دیکھتا ہوں کہ ہم ہمیشہ غریب کے گوشت کی صیافیتیں بچا کر کھاتے ہیں

تو پیدہ کرتھک براوری کت محبتش کت بہادری کت

تو نے ان کو یک جہتی مسافران اور شجاعت کے لئے پیدا کیا تھا

مہ وہیمہ غلامیہ نہ افسری کت پروری ہند نہ اک نشانہ

میں آنسو غلامی اور فاسری کے لہر دیکھتا ہوں برادری کا ان میں ایک نشان بھی نہیں ہے

تو سوز تھک رہا تھا تو پھر تیرے ہاتھ پر میری ہر ایک شے

تو نے اکتو رہا اور رہا بھیجے اُنہوں نے ان کی بھلائی پی پی انہوں نے انہیں تکلیف ہی پہنچائی

به جان و دنیا به نش سراسر جهو نابکاران هندوی مکانا

یہ تیری دنیا میں ہے نزدیک نا بجا رول کا گھر ہے

چہ کہنہ نبی مہم مین مین پٹ دوی بلا شک صکن تہ و توبی

وہ کسی ایک ہی شخص خاص ہیں جن پر سچے بلا شک ہمیشہ فخر کرنا چاہیے

غنیتهی اس غم بہادر غنیتهی اسو تنہ در زمانہ

وہ بہادر عنایت ہی تھے اور ان کا زمانہ کسی عنایت تھا

بہادرین بیت ایران اسس شہزادہ و شاہ گدان اسس

ہیں بہادروں سے لڑتا تھا میرے دل کے ارمان کھلتے تھے اور بدن کو بھی تقویت ہوتی

چہو نبردین بیت ایران حماقت نہ زانہ دلدار پہلوانا

بزدلوں سے لڑنا تو ہوتا تو فی ہے۔ یہ بات تو کوئی بہادر پہلوان ہی جانتا ہے

دیاں چہوس خم دلیر کتو کے موثر بای پور قصہ لاوشیر کوئی

کہتا ہوں کہ وہ دلیر کہاں گئے۔ لومڑیاں باقی رہ گئیں اور شیر کہاں گئے

نوس زیاںش پھوان ہم اس شب اسرار کر کر نوی جہانا

وہ بہادر کہاں گئے جوئے زمانے کے لئے دنیا ہی جہان تعمیر کرتے تھے

نہ لود و دیانہ لود و ہمند مہ لود و یانی یہ لولکوی لود

میرا جوش اسی طرح باقی رہا

نہ دریا رہے نہ ہمند

امی ہنر و انہ چہوس بود و دومت کونے کونے دن کران ہیرانا

ابا سی گڑھوں میں جمع ہوئے ہوئے گزہ پانی سے کھجی کھجی نہا کر اپنی حرارت اور جوش دیتا ہوں

بجای خودیم سٹھاہ چہہ قابل کمر کست چھم یوان مقابل

بجائے خود جو لوگ بہت ہی قابل ہیں۔ مگر کس کر میرے مقابلے کو آتے ہیں

اشارہ کہ چوک نہ استخوانش نکھہ نہ روزان استخوانا

میرے ایک ہی اشارے سے ان کی ہڈیاں الگ الگ ہو جاتی ہیں

اعوذ بانہ بران ہم کران رندی نہ وعظ خوانی

اعوذ بانہ پڑھتے پڑھتے جو لوگ وعظ خوانی اور رندی کے دم بھرتے ہیں

کران بلہ چہوس یوان مایش دران نہ رنداہ نہ وعظ خوانا

جب میں آزمائش کرتا ہوں تو نہ کوئی وعظ خوان سالم رہتا ہے نہ کوئی رند

اگر میں اس ہی نہ تھو مثر امید جنت نہ خوف دوزخ

اگر تو نے ان کو جنت کی امید اور جہنم کا خوف رکھا نہ ہوتا

چہو سے بود دعا کرت و نان از تہ سجدہ کر ہی اک جوا

میں دعویٰ کر کے کہتا ہوں آج تیرے سامنے ایک متفنن ہی سجدہ کرتا

یہ چانو آدم بہ چانو عاقل بھوی چو نادان بھوی چو باہل

یہ تیرا آدم - یہ تیرا عاقل - اتنا بد وقت اور اتنا باہل ہے

گناہ نہ غفلت کران پانہ مہ کن چو لاکت تھوان ترانا

گناہ اور غفلت خود کرتا ہے اور میری طرف ان برائیوں کو منسوب کرتا ہے

دیان ابلیننی بود ولس تھی لعینن بونا وہ والس

کہتا ہے کہ ابیس نے مجھ کو گمراہ کر دیا اسی ملعون نے مجھ کو دھوکہ دیا

امی فرین بون زیادہ ز ولس چو نا عجائب یہ داتا

یہ پائیں تو میرا کلیجہ اور بھی جلاتی ہے - کیا یہ عجیب واقعہ نہیں ہے

مہ کیاہ خطا کھتو چہ زن وان لہ صرٹ سکار تقدیر کی تن پٹ

اگر تقدیر کے سکار رستوں پر تڑپ رہے ہیں میرا کیا قصور ہے -

برٹ یہ نیراہ انت تھوان چم مہ بر و تھ کن پانہ ز شکمان

دو تو خود تیر جوڑ کر ایک ابھی سی کمان میرے سامنے لاکر رکھ دیتے ہیں -

چہ چانہ کو ترک تنارہ تراوان ہن کو نر لول راوہ راوان

بڑی وحدت پر جھگڑتے ہیں اور اپنی وحدت کھو ڈالتے ہیں -

زھرن کھن خارہ ہارین پٹ لکان چہک ارہ مان مانا

خالی باتوں اور فضول شک باز یوں پر آئیں پس کرنے اور ایک دوسرے پر نفرت لینے پر لگتا ہیں

لو چھوڑ غوطن منکر کرمان ہر دم جہنمی کم نہ جنتی کم
 میں ہر وقت اپنی کمریوں میں ڈوبنا جانا ہوا کہ جہنمی کون لوگ ہیں اور جہنمی کون ہیں

و نمان چہ جنت بران جہنم کران خوشیا تہ شادیا نا
 یہ توجنت کہتے ہیں اور جہنم کو بھرتے ہیں اور طرفہ یہ کہ پھر خوشیاں سناتے ہیں

ہند یہ کہ نوت و جہت کہی ہوم اسن پوان کاہ پوان عت
 ان کی کر نوت دیکھ کر مجھے کبھی ہنسی آتی ہے کبھی عبرت

بھی چہ کل نہ تھی ہیمہ لیل تھوی چو با غا ہ تہ با غا نا
 جیسے گل ہیں ویسے ہی بیل ہیں ویسے ہی باغ ہیں ویسے ہی باغیان ہیں

تھوی پران نہ چہان زیادہ تھوی غرضمند بیان یادہ
 جوں جوں زیادہ پڑھتے اور دیکھتے ہیں توں توں زیادہ غرضمند بنتے جاتے ہیں

اکس اکس بے ہر اس مردس و ہی دومی کرنا مو بن خرا نا
 ایک ایک ظالم مرد کو روز ایک ایک خزانہ ملنا چاہئے تھا (اور مفت میں)

چہ شالہ ندیا ط زہ رھا لہارت چہان تپ کر بہان پور
 بگڑ کر طح دو چھلا گئیں مار کر مڑ کر دیکھتے اور چھپ چھپ کر بیٹھتے ہیں

و نمان و ش چہ کفر کفرس و نمان و نیک مودر تران
 دین کو کفر کہتے ہیں اور کفر کو دین کا میٹھا ترانہ

چہ خون ظالم ہوان غریب پان چوم لکھت ابلیس
 ظالم غریبوں کا خون پواتے ہیں غریب کہتا ہے کہ یہ میری قسمت میں لکھا ہوا تھا

یہ وجہ تہ تھو تھک لہ باغ چھا و ن نو بنا و خاصہ جلیجنا
 یہ دیکھ - تو نے ان کیلئے باغ بنا کر رکھا - اہوں نے اس باغ کو خاص قید خانہ بنا دیا

سخنورن ہند یہ کارنامہ تہ شاعران ہند مودور کلامہ

سخنوروں کے کارناموں راورش عروں کے پیٹھے گیتوں کا تو کیا کہنا

فریب حسک دوان عشقش بہت یازاری زنا تا

ایک بازاری عورت پری کے بھیس میں عشق کو حن کا دھوکہ دیتی ہے

جواب کیاہ دن ہی متمکر حساب بلکہ تہ روزہ رنجش

جب قیامت کے دن ان سے باز پرس ہوگا یہ ظالم کیا جواب دیں

تہ تہ کرک کیاہ یہ جہوم دلس شریو پائہ وچہ پاپو سوان

تو بھی کیا کر گیا - مجھے بہت پتا ہے کہ وہ وقت اپنی آنکھوں سے دیکھوں

میں چہ آدم گری وراثت مران و جیم صنم گری پت

جن کی وراثت آدم گری ہے وہ صنم گری پر مر رہے ہیں

کران رنکس چہ پوپین لبت ہران ہوقت چہ کلتانا

اور رنکس کے گرد پروانے کی طرح گھومتے ہیں اور قبل از وقت مرجھانے والے پھول کی طرح مرجھاتے ہیں

خبر تہ کم کم عذاب کرہ یک و بہ زمین آسمان فرہ یک

جانے تو کتنے عذاب نازل کرتا اور آسمان کو الٹا

بھی پوئل بد بنا وہ ہے اک غریب کرا لا شریف چھانا

اگر ایسے ہی تپے کوئی غریب کمہار اور کوئی شریف ترکان بنالینا دجیے تو نے بنائے ہیں

مہون الی کت حہ کر یہ لعنت یہ فے یا کو اوہ و ن کت

میں نے ایک ہی بات کہی اور میرے لئے لعنت ہوئی - اے کو جانبداری نہ کہیں تو کس کو کہیں

پچھن نہ ساسن کتھن نہ عمیدن امس یھوان پھک سمیت ٹھانا

تو انسانی کے ہزاروں لاکھوں غیبوں پر پردہ ڈالتا ہے

ژہ راوہ راوت بیہون آون مہ کوئن تھاوت نہ لولہ اولن

تو نے میری عمر تباہ کی میری فریاد کبھی نہ سنی

مہ کیا ہ چو فتنن بیہ فسادن بیلے ژہ روزی نہ بار زانا

میں فتنے اور فساد کیوں نہ اٹھاؤں جب تجھے میں رحم والصاف نہ رہا

و نہ ژہ آون ماو بیہون طبیعت خودی نہ غیرت چہک و ناگت

ابھی تو آزمائش کر دیکھ خودی اور غیرت کہا ہوتی ہے

وخم بلیں سجدہ کر نہ بابت ژہ سور کہ خونہ زہر مکانا

مجھے اوروں کے سامنے سجدہ کرنے کے لئے جنت سے اچھی جگہ پیش کر

یہ کو نہ گوات لہمنہ چارہ ژہ بیہون خارہ مہ چا نو خارہ

جو ہوا سو ہوا اس کا اب کوئی چارہ نہیں ہو سکتا تجھے میرا رکت ہے بھکونیا رکت ہے

ژہ نہ پین عزنا نہ شانا منہ پین و لولہ زبانا

تیری بھی اپنی عزت اور شان ہے۔ مجھے بھی اپنے ولولے اور اپنی زبان ہے

ژہ نہ کران بندگی جمانھا مہ نہ کران بندگی جمانھا

تیرے بھی پوجاری ہیں اور میرے بھی پوجاری ہیں

ژہ نہ بناوت اک جہانا مہ نہ بساوم اک جہانا

تو نے اپنی دنیا اک بنائی میں نے بھی اپنی دنیا علیحدہ بنائی ہے

ژہ چوک من کت کران کم شتر لونوئی باطہ ہو سک لکن منتر

تو ان کیلئے کتنے سامان تیار کرتا ہے میں خون کی طرح ان کی رگوں میں ہوں

جو نہ میانی فرکان زہری کر ز کرکان سمندر تالان طوفانا

میرے جنوں سے خالی ڈھانچے ٹپ رہے ہیں اور سمندر کی طرح طوفان پیدا کرتے ہیں

لو چھوئیں نہ مانت تہہ ہونہ کا تہہ مہ پونہ بیا کھا دین مہ پونہ

میں یہ مانتا ہوں کہ تیرا ہمسر کوئی نہیں۔ میرا جیسا بھی کوئی مجھے دکھاتا تو وہی

تہہ چھوئی پین بیا ک لہ وہ رگنا مہ نہ پین بیا ک لہ وہ رگنا

مجھے بھی اپنا طریق کار ہے۔ میرا بھی غلغلہ دستور العمل ہے

بو مانہ تاویدہ چھی تہہ مانان بو کم و چھس ویدہ کس مہ زمان

مانتا ہوں کہ تجھ پر نادیدہ ایمان لاتے ہیں جھکو کس لہ انکھوں دیکھا مجھے کون جانتا ہے

تہہ نہ جیالاہ کتھا کمانا بوئے خب لا کتھا کمانا

تو بھی ایک مشہور بات ہے خیال اور گمان ہے میں بھی بات ہوں خیال ہوں اور گمان ہوں

تہہ لاشریک نہ تہہ خیر بہ شریک پین فلم نہ پین یہ دفتر

تو لاشریک ہے تیرے پس خیر و شر ہے فلم اپنی ہے اور دفتر بھی اپنا ہے

قدم قدم کوئے تکان برابر نہ مہون ویدانہ مہون قرانا

میں بھی برابر پہلا قدم قدم اٹھاتا ہوں حالانکہ نہ میرا کوئی وید ہے نہ قرآن ہے

تہہ پانہ خالق تہہ پانہ مالک نہ کر مہ پیدانہ چھوم سطاقت

تو خود خالق ہے اور خود ہی مالک نہ میں نے کائنات پیدا کی نہ اتنی طاقت ہے

لو چھوئیں نہ مانان تہہ چھوک بہر جامہ رس تہہ چھین تہہ سواپا

میں مانتا ہوں کہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ کسی بچے اور جوان کو دکھا جو مجھ سے دور ہو

غریب آدم رباہ نہ آبا بوتیز آتش مہ اضطرابا

غریب آدم کی طرح ہے پانی ہے میں تیز آگ ہوں۔ مجھ میں تڑپا اور دلوں میں

دو ہے جو البس وئے جواپا تہہ سو بہ کرت و زہا زہا

روز جواب کا جواب کہتا جاو گنا۔ چپ چاپ تو کوئی بے زبان ہی رہ سکتا ہے

بہ لولہ آتش میر شوالہ ناوان داک ہوس آرزو تہ ارمان
 عشق کی آگ مجھ کو جلاتی ہے اور دل کے ارمان مجھے چین سے رہنے نہیں دیتے

کھکا زہ است تلمن نہ زانن اگر بوبہ خونہ اسر وانا

ور نہ تیرے سامنے کب اپنی دافاتی پر فخر کر سکتا ہوں اگر میں اس سے زیادہ عقلمند ہو گا

بجای خود میر کر یا و فریاد یہ فتنہ گر بندہ چاوا آزاد

میں نے تو یہ فریاد بجائے خود کی تھی۔ یہ تیرا فتنہ گر بندہ آزاد

خبر بہکت جایہ اوس بوزان تلمن قلم تہ لکھن فسانا

جانے کہاں اور کس جگہ سنتا تھا۔ بس قلم اٹھائی اور افسانہ لکھ ڈالا

نہ مسجدن نہ مہربان روزن نہ مندرن ہندھون توقع

اسکو نہ مسجدوں میں اُمید رہی نہ اُس نے مندروں کی توقع رکھی

بہن کھن کیاہ چو ممتہ مطلب تہ زانہ رنداہ تہ نکتہ دانا

ان باتوں کے معنی تو کوئی نکتہ فہم نہ رہی سمجھ سکتا ہے

بہ دادارہ سند و داکھ بوزت و جیم دن پچھ کر تھان روزن

میں نے دیکھا ہے وہ کسی رومن کی کچا پویں سے چپے چپے آہنوں پر رگ جاتا ہے

امس خطا چو ی نہ نڈی کھنکھن بھوی دلاہ تہ زواہ دانا

یہ بھی اسکا قصور نہیں تو ہی نے اسکو ایسا دل ایسی زبان اور ایسا ذہن بخشا

غلام محمد نور محمد تاجران کتب مہاراج بیر خنبازا شیرنگر



